بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 23 دسمبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج سے قادیان اور بعض افریقن ممالک میں جلسہ سالانہ شروع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک کے جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔۔ آج ان ممالک میں سب لوگ ایک جگہ جمع ہو کر خطبہ سن رہے ہوں گے اس لیے اس ماحول میں مَیں نے مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں وہ باتیں پیش کروں جن میں آپؑ کی بعثت اور جماعت کے مقصد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور مختلف نصائح فرمائی ہیں۔ بہت سے نومبائع اور نئی نسل کے احمدی ان جلسوں میں شامل ہوں گے لہٰذا یہ باتیں اِن کو بھی جاننا ضروری ہیں تاکہ یہ اِن دنوں میں اپنے ایمان و یقین اور اخلاص و وفا میں ترقی کرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے آپؑ کی بعثت اور اپنی ذمہ داریوں کا ادراک حاصل کریں۔

قیامِ سلسلہ احمدیہ کی غرض کیا تھی اور کیوں اس زمانے میں اس کا قیام ضروری تھا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کے لیے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ جو لوگ اسلام کا درد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانے سے بڑھ کر گذرا ہے جو اس قدر سبّ و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی ہو۔ قرآن شریف کی ہتک ہوتی ہو۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ عزت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ و شتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفینِ اسلام کے منہ بند کر کے آپؐ کی عظمت اور پاکیزگی کو دنیا میں پھیلاتا جبکہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا۔ پس یہ ہماری ذمہ داری ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور اس سلسلے میں شامل ہوئے کہ جہاں اپنی حالتوں کو درست کریں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی بھیجیں اور اِن دنوں میں خاص طور پر درود کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجیں گے تو اُس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو قائم کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائی دنیا کو دکھاؤں۔ یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو اُن کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں آج جلسوں میں ہزاروں احمدیوں کی شمولیت بھی اِن نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اس سلسلے کی سچائی کی اس قدر صورتیں موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلے کی عظمت کو دکھایا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعودؑ کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صرف مان لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ ایک پاک تبدیلی پیدا ہو، توحید خالص پر قدم مارنے والے انسان بنیں۔ تب پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے جاتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اُس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اُنہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے (العنکبوت:۷۰) کے موافق اپنی راہ دکھا دیتا ہے۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق سے تمام ناجائز راستوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ کے آگے ہاتھ نہیں پھیلا تا اُس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اُس کو ملے۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اگر اُس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض سے پاک صاف ہے تو پھر اُس کے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اُسے اپنے سائے میں لے کر خود اُس کی پرورش کا ذمہ لیتا ہے۔ اور اگر اُس کے دل کے کسی کونے میں بھی شرک اور بدعت کا کوئی حصہ بھی ہوتا ہے تو اُس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اُس کے منہ پر اُلٹا مارتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ایک اور گروہِ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلے میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لیے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کھیتی کی طرح ہوگی اور وہ مطالب اور مقاصد اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے جو کہ ابھی بہت دُور ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جن کے قیام سے اللہ تعالیٰ کا منشا ہے۔ توحید کے اقرار، ذکرِ الٰہی اور اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں ایک خاص رنگ ہو۔ پس یہ ہیں وہ مقاصد جن کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تبھی جماعتی ترقیات بھی ہم دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کو خاص توجہ اور سمجھ کر پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو اُن کی تعلیموں کو جو قصے کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف کی ہی یہ شان ہے کہ وہ ایک فیصلہ کُن کلام ہے۔ ہمارے مخالف صرف اسی لیے ہماری مخالفت میں تیز ہیں کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ سراسر نُور، حکمت اور معرفت ہے ویسا ہی دکھانا چاہتے ہیں۔ قرآن شریف کو کثرت سے ایک فلسفہ سمجھ کر پڑھو۔ بیعت کر کے ہم نے اپنے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ ہر وقت استغفار کرتے رہیں۔ آج کل حضرت آدم علیہ السلام کی دعا بہت پڑھنی چاہیے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ پس شیطان سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ پس دنیا کا ہر احمدی اس بات پر غور کرے کہ کیا ہم وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ اگر نہیں تو ہمیں ہر وقت اس کے لیے کوشش اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب کارکن جامعہ احمدیہ یوکے، مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ ربوہ اور مکرم عیسیٰ جوزف صاحب معلم سلسلہ گیمبیا کی وفات پر ان کے ذکرِ خیر اور جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد فرمایا کہ مکرم فضل احمد ڈوگر صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور باقی مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞